Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۷-۴۲ | منگل ۱۲۰ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ - ۱۷ امان ۱۳۷۱ ہش - ۱۷ مارچ ۱۹۹۲ء | نمبر ۶۵

حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی صحت یابی کے لئے خصوصی دُعاؤں کی تحریک

جیسا کہ احباب جانتے ہیں حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چند ہفتوں سے علیل ہیں۔ مختلف طبّی علاجوں کا سلسلہ جاری ہے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی کامل شفایابی کیلئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں۔ مولا کریم حضرت سیّدہ صاحبہ کو جلد تر صحت عطا کرے اور لمبی زندگی سے نوازے۔

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ان لوگوں کو توبہ کی حقیقت کا علم نہیں۔ توبہ اس بات کا نام نہیں کہ صرف منہ سے توبہ کا لفظ کہہ دیا جاوے بلکہ حقیقی توبہ یہ ہے کہ نفس کی قربانی کی جاوے۔ جو شخص توبہ کرتا ہے وہ اپنے نفس پر انقلاب ڈالتا ہے گویا دوسرے لفظوں میں وہ مر جاتا ہے۔ خدا کے لئے جو تغیّر عظیم الشان دُکھ اُٹھا کر کرتا ہے تو وہ اس کی گذشتہ بداعمالیوں کا کفّارہ ہوتا ہے۔ جس قدر ناجائز ذرائع معاش کے اس نے اختیار کئے ہوئے ہوتے ہیں ان کو وہ ترک کرتا ہے۔ عزیز دوستوں اور یاروں سے جُدا ہوتا ہے۔ برادری اور قوم کو اسے خدا کے واسطے ترک کرنا پڑتا ہے۔ جب اس کا صدق کمال تک پہنچ جاتا ہے تو وہی ذاتِ پاک تقاضا کرتی ہے کہ اس قدر قربانیاں جو اس نے کی ہیں وہ اس کے اعمال کے کفّارہ کے لئے کافی ہوں۔"

(ملفوظات جلد سوم صـ ۴۴۳)

"اخلاق دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ ہیں جو آج کل کے نو تعلیم یافتہ پیش کرتے ہیں کہ ملاقات وغیرہ میں زبان سے چاپلوسی اور مداہنہ سے پیش آتے ہیں اور دلوں میں نفاق اور کینہ بھرا ہُوا ہوتا ہے۔ یہ اخلاق قرآن شریف کے خلاف ہیں۔ دوسری قسم اخلاق کی یہ ہے کہ سچّی ہمدردی کرے۔ دل میں نفاق نہ ہو اور چاپلوسی اور مداہنہ وغیرہ سے کام نہ لے۔ جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے (---) (النحل: ۹۱) تو یہ کامل طریق ہے اور ہر ایک کامل طریق اور ہدایت خدا کے کلام میں موجود ہے۔ جو اس سے رُوگردانی کرتے ہیں وہ اور جگہ ہدایت نہیں پا سکتے۔ اچھی تعلیم اپنی اثر اندازی کے لئے دل کی پاکیزگی چاہتی ہے جو لوگ اس سے دُور ہیں اگر عمیق نظر سے اُن کو دیکھو گے تو اُن میں ضرور گند نظر آئے گا۔ زندگی کا اعتبار نہیں ہے۔ نماز، صدق و صفا میں ترقی کرو۔"

(ملفوظات جلد سوم صـ ۴۷۳-۴۷۴)

ربوہ: مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۹۲ء کو بیت الاقصیٰ میں نمازِ جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی اور خطبہ میں سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۱ جنوری ۱۹۹۲ء بمقام بیت الفضل لندن پڑھ کر سنایا۔

یہ وہ خطبہ ہے جو پہلی بار پورے یورپ و امریکہ میں مواصلاتی سیارے کے ذریعے ٹی وی پر دکھایا گیا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خطبہ کے سیٹیلائٹ کے ذریعے نشر ہونے کو انتہائی خوشی کا دن قرار دیا اور اس کی دینی اہمیت بیان فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ جمعہ کے دن کا مغربی دُنیا میں التزام ضروری ہے۔ جن کو رخصت نہیں ملتی وہ اپنے بچّوں کو سکول میں تین میں سے ایک جمعہ ناغہ کروائیں اور اپنے کام پر بھی نہ جائیں۔ اور پُوری کوشش کریں کہ جمعہ کی عبادت کا حق تسلیم کیا جائے۔ حضور ایدہ اللہ نے جمعہ کی اہمیت بیان فرمائی اور مختلف ملکوں اور علاقوں میں جمعہ کے مراکز قائم کرنے کی تحریک فرمائی۔

ولادت

خاکسار کے خالہ زاد بھائی عزیز محمد اسلم خالد (انگلستان) کو ۲۰ فروری کو اللہ تعالیٰ نے پوتے بچّے اور پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت امام جماعت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کو محمد احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت میاں فضل محمد صاحب ہرسیاں والے رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیٹی کا پوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ نومولود کو خادم دین بنائے اور اس کے وجود کو سلسلہ کے لئے ہر طرح مفید ثابت کرے۔

نسیم سیفی

اخوت اور پیار کو قائم رکھنے کیلئے چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

"ایسے اجتماعوں پر چھوٹی چھوٹی باتوں پر بعض دفعہ اختلاف ہو جاتا ہے۔ مگر کسی قسم کا جلال نہیں ہونا چاہیئے لڑائی جھگڑے سے پورا پرہیز کرنا چاہیئے۔ اگر جائز یا ناجائز بات کوئی ایسی دیکھیں جس سے طبیعت میں اشتعال پیدا ہونے کا خطرہ ہو تو اپنے نفسوں پر قابو رکھیں چھوٹی چھوٹی قربانیاں دے کر اپنی عادت کی یا نفس کے جوش کی ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کر لیں تو اس سے زیادہ سستا سودا اور کیا ہو سکتا ہے۔ .... باہمی مودت اور اخوت اور پیار کو قائم رکھنے کے لئے چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھنا بڑا ضروری ہے۔ چھوٹی

باقی صـ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی، ربوہ | قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۷، امان ۱۳۷۱ ہش ۔ ۱۷، مارچ ۱۹۹۲ء

جرائم کا خاتمہ

جرائم کی رفتار ایک ملک میں نہیں بلکہ ساری دنیا میں ــــ تمام ممالک میں ۔ بڑھ رہی ہے ۔ اور نہ صرف جرائم کی تعداد بڑھ رہی ہے بلکہ جرائم کے مرتکب ہوتے ہوئے اس کا اعلان کرتے وقت ان پر فخر بھی کیا جاتا ہے ۔ کہاں وہ زمانہ کہ جرم کرنے والا ڈرتا بھی تھا اور شرماتا بھی تھا اور جرم کے بعد چھپتا پھرتا تھا۔ اب یہ حالت ہے کہ جرم کرکے انسان کی گردن اور بھی اکڑ جاتی ہے اور وہ خوش ہوتا ہے ، کہ میں نے یہ جرم کیا ہے ۔

جرائم کے سلسلہ میں انسان تو یہی کچھ کر سکتا ہے ۔ کہ روکنے کیلئے قانون بنا دے اور جرم سرزد ہونے کے بعد مجرم کو پکڑے اور اسے سزا دے ۔ لیکن قانون کامیاب ثابت ہوتا ہے نہ سزا ۔ قانون کو توڑنا فخر کی بات بن جاتی ہے ۔ بلکہ قانون کی موجودگی میں جرم اور بھی بڑا کارنامہ بن جاتا ہے اور سزا سے ہمّت اور بھی بندھتی ہے ۔ حقیقت میں جرم ہر شخص کا انفرادی فعل ہے ۔ نہ کسی ایک کے رکنے سے دوسرا رکتا ہے ۔ نہ کسی ایک کی سزا سے دوسرا عبرت حاصل کرتا ہے ۔ جس نے جرم کرنا ہے اس نے ہر بات سے بے نیاز ہو کر جرم کر ہی بیٹھنا ہے ۔ اسی لئے جرم بھی ہوتے ہیں قانون بھی بنتے ہیں ۔ سزا بھی ملتی ہے ۔ لیکن جرم کا خاتمہ نہیں ہوتا ۔ بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ جرم کی رفتار میں کمی بھی نہیں آتی ۔ دوسرے ملکوں کی تو ہم صرف خبریں ہی سنتے ہیں ۔ اپنے ملک میں سب کچھ ہوتا دیکھ رہے ہیں ۔ نہ چوری رکتی ہے ۔ نہ ڈاکے ۔ نہ اغوا ۔ نہ قتل اور نہ خواتین کی آبرو ریزی ۔ قانون بھی بنے سزائیں بھی دی گئیں ۔ لیکن نت نئے چور ، ڈاکو ، اغوا کرنے والے ۔ خواتین کی بے حرمتی کرنے والے ۔ پیدا ہو رہے ہیں ۔

جرائم کی روک تھام کے سلسلہ میں سیّدنا حضرت امام جماعت ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :

" انگلستان میں ٹیلیویژن پر آجکل اس قسم کی بہت بحثیں آتی ہیں کہ جرائم بڑھ رہے ہیں ان کو کس طرح روکا جائے ۔ پولیس قوانین میں کیا تبدیلیاں کی جائیں ۔ کیا اختیار ان کو دیئے جائیں ۔ کیا اختیار نہ دیئے جائیں ۔ اور جب میں ان پروگراموں کو دیکھتا ہوں تو حیرت ہوتی ہے کہ قرآنی حکمتوں سے ہٹ کر جب دنیا کے حکمتوں والے بھی باتیں کرتے ہیں تو بالکل جاہلانہ باتیں ہوتی ہیں ۔ جرائم کو قوانین نہیں روکا کرتے ۔ کوئی دنیا کا قانون کوئی دنیا کی پولیس جرائم کو روک نہیں سکتی ۔ جرائم کو دبا سکتی ہے اور جرائم کو روکنے کے لئے خدا تعالےٰ کا تصوّر اور اس سے تعلق کا تصوّر ہے جو حقیقت میں کام کر سکتی ہے ۔ ایسا انسان جو خدا پر یقین رکھتا ہے اور خدا سے ملاقات کا یقین رکھتا ہے ۔ اسکے اندھیرے بھی روشن ہو جاتے ہیں ۔ کیونکہ اسے چھپنے کی کوئی جگہ نہیں ہوتی ۔ "

آئیے ہم لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائیں ۔ دعوت الی اللہ کریں ، تاکہ جرائم کا خاتمہ ہو ۔

ذرّے ذرّے میں ایک صحرا ہے
قطرے قطرے میں ایک دریا ہے
مجھ کو تنہا نہ جانیں کم نظراں
میری آنکھوں میں ایک دنیا ہے

ابوالاقبال

رہِ طلب میں دلِ مبتلا کو کیا نہ ملا
متاعِ درد ملی سوزِ جاوداں نہ ملا

علاجِ گردشِ دوراں ملا تو کیا حاصل
ملا نہ کچھ بھی اگر دردِ لادوا نہ ملا

کئی دماغ اسی آرزو کی نذر ہوئے
سُراغِ جادۂ عمرِ گریز پا نہ ملا

یہ احتیاط عجب ہے ، یہ اختلاط عجیب
کہ مل کے بھی نہ ملے تم ، تمہیں زمانہ ملا

یہ فیضِ عشق یہ اک دوسرے کے کام آئے
کہ دل کو درد ملا ، درد کو ٹھکانہ ملا

یہ زندگی تھی مگر موت سے جدا بھی نہ تھی
کہ مجھ کو کنجِ قفس میں بھی آب و دانہ ملا

حرا کی تیرہ شبی میں کسی نے ڈھونڈ لیا
تھا لُوالحکم جسے کعبہ میں بھی خدا نہ ملا

خرد نے سود و زیاں سوچ کر بڑھایا ہاتھ
جنوں تو جس کو ملا جا کے والہانہ ملا

ہزار دعوئے ایماں اٹھا سکے نہ حجاب
وہ کون ہیں جنہیں ایمانِ عارفانہ ملا

کہاں کہاں نہ دلِ درد مند لے کے گئے
کہاں کہاں نہ ہمیں درد آشنا نہ ملا

ترے قریب بھی تھیں مشکلیں مگر ان کو
جو تجھ کو چھوڑ گئے کوئی آسرا نہ ملا

زمانہ بیٹھ گیا آ کے اُن کے قدموں میں
جنہیں مزاجِ خدا سے قلندرانہ ملا

اگرچہ لب پہ نہ آئی کبھی حکایتِ شوق
ہر ایک گوشۂ دل اک نگار خانہ ملا

تمام عمر جسے ڈھونڈتے رہے محمودؔ
وہ بے حجاب ملا اور درونِ خانہ ملا

ڈاکٹر محمود الحسن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت میر محمد اسحاق صاحب

ہستئ باری تعالیٰ

سوال پنجم

اگر خدا ہے۔ تو کہاں ہے اور کب سے ہے؟

جواب اوّل:۔ یہ سوال ہی مہمل ہے۔ کیونکہ کب زمانہ کا نام ہے۔ اور کہاں مکان کا اور زمانہ اور مکان۔ خود دونوں مخلوق چیزیں ہیں۔ وہ خدا پر حاوی کس طرح ہو سکتی ہیں۔ تو جب کہ مکان اور زمانہ خود حادثات ہیں۔ تو ان میں قدیم کا محدود ہونا محال ہے۔

جواب دوم:۔ اسی طرح ہم دہریوں سے پوچھتے ہیں کہ دنیا کب سے ہے اگر وہ کہیں کہ قدیم سے تو ہم کہیں گے کہ خدا بھی قدیم سے ہے۔ اگر وہ کہیں گے کہ دنیا فلاں زمانہ سے ہے۔ تو ہم کہیں گے کہ بس تم نے اقرار کر لیا کہ دنیا قدیم سے نہیں۔ بلکہ حادث ہے۔ تو بتاؤ اس حادث کا محدث کون ہے؟

اب میں وہ دلائل لکھتا ہوں جن سے ہم دہریوں پر خدا کے فضل سے ہستی باری تعالیٰ کو پایۂ ثبوت تک پہنچا کر حجت پوری کر سکتے ہیں۔

دلیل اوّل:۔ دنیا میں جس قدر قومیں آباد ہیں۔ خواہ وہ متمدن ہوں یا غیر متمدن تعلیم یافتہ ہوں یا جاہل آباد ملکوں میں زندگی بسر کرنے والی ہوں یا غیر آباد جزیروں اور غیر آباد ٹاپوؤں میں ان سب کا متفق علیہ مسئلہ اگر کوئی ہو سکتا ہے تو وہ کامل مقتدر ہستی کا ماننا ہے۔ دنیا میں جس قدر مذاہب رائج ہیں قطع نظر اس کے کہ وہ سچے ہیں یا جھوٹے۔ ان سب کا اصل اصول اعتقاد اگر کوئی ہو سکتا ہے تو وہ ذات باری کا وجود باجود ہے۔ دنیا کے کسی گوشہ میں چلے جاؤ۔ کرۂ ارض کے کسی قطعہ پر نظر ڈالو۔ کوئی قوم ایسی نہیں جو اس کامل ہستی کی منکر ہو۔ دنیا کی ایک قوم کی عادتیں دوسری قوم کی عادتوں کے مخالف ہیں۔ ایک کے قوانین دوسری کے قوانین کے متغائر ہیں ایک کا مذاق دوسری کے مذاق کے خلاف ہے۔ لیکن اس عقیدہ میں تمام قومیں متفق ہیں کہ کوئی نہ کوئی ہمارا پیدا کرنے والا اور ہماری ربوبیت کرنے والا ضرور موجود ہے اسی صداقت کو قرآن کریم بیان فرماتا ہے (۔) یعنی اگر دنیا کے لوگوں سے پوچھو کہ تمہارا پیدا کرنے والا کون ہے تو فوراً بول اٹھیں گے کہ ہمارا خالق اللہ ہے۔ اس عظیم الشان اتفاق اور ایسے بےنظیر اجماع کی وجہ صرف فطرت کی گواہی ہے کیونکہ ہر ایک انسان کی فطرت اور اس کی سلیم کانشنس اس کو مجبور کرتی ہے کہ وہ اس شہادت کا اقرار قرار کرے۔ چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے کہ انسان کی فطرت ہر وقت پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ ایک ایسی ہستی ضرور موجود ہے جو میری ربوبیت کر رہی ہے۔ بلکہ ایک صحیح الفطرت انسان ایک لمحہ کے لئے بھی اس بات کا وہم و گمان نہیں کر سکتا کہ وہ ایک حاکم کے بغیر زندگی بسر کر رہا ہے۔ چنانچہ خالق فطرت کا کلام فرماتا ہے (۔) یعنی فطرت صحیحہ حیرانی سے ظاہر کرتی ہے۔ کہ کیا خدا کے وجود میں بھی کوئی شک کر سکتا ہے۔ غرض ہستی باری تعالیٰ کی پہلی دلیل یہ ہے کہ دنیا میں جس قدر قومیں ہیں وہ سب خدا تعالیٰ کے وجود کی اقراری ہیں۔ حالانکہ آپس میں ہر بات میں مختلف ہیں اور نہ ایسے وسائل ہی تھے کہ وہ قومیں آپس میں مل کر تبادلہ خیالات کر کے ایک عقیدہ پر متفق ہو جاتیں سو وہ چونکہ سب اس عقیدہ پر متفق ہیں اس لئے یہ بات دلالت کرتی ہے کہ انسان کی فطرت میں یہ عقیدہ ودیعت ہے۔ ورنہ اگر فطرت میں نہ ہوتا بلکہ خارجی محرک اس کا موجب ہوتے تو یہ اتفاق نہ ہوتا۔ کیونکہ نہ وہ قومیں آپس میں ملیں نہ ان کا تبادلہ خیالات ہوا۔ کوئی امریکہ میں ہے۔ اور کوئی افریقہ میں کوئی ہندوستان میں ہے تو کوئی یورپ میں۔ نہ آج کی طرح ریل و تار و ڈاکخانے تھے۔ اس لئے باوجود ظاہری محرک کے نہ ہونے کے اور آپس کے میل ملاپ کے بغیر ان کا اس عقیدہ پر متفق ہونا دلالت کرتا ہے کہ یہ عقیدہ فطرت میں رکھا گیا ہے اور جب فطرت میں یہ بات ودیعت ہے تو معلوم ہوا کہ خالقِ فطرت نے رکھا اور اسی کو ہم خدا کہتے ہیں۔

دلیل دوم:۔ بہت سی باتیں ہم صرف سن کر مانتے ہیں۔ مثلاً لنڈن میں ہم کبھی نہیں گئے لیکن جب لوگوں سے سنا اور قابل اعتبار لوگوں نے ہمارے سامنے اس کے وجود کی شہادت دی تو ہمیں اس کے موجود ہونے کا یقین ہو گیا۔ اس لئے کہ وہ لوگ کہ جن کو جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں۔ جو ہمارے خیال میں سچ بولنے کے عادی ہیں وہ گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے اس شہر کو دیکھا۔ سو جب معمولی دنیاداروں کے کہنے سے ہم لنڈن کے وجود کے قائل ہو گئے۔ تو کیا وجہ کہ ہم تمام دنیا کے راستبازوں اور صادقوں کی متفقہ شہادت سے انکار کریں اور ان کو جھٹلا دیں اور راستباز بھی وہ راستباز جنہوں نے راستی کی خاطر اپنی جان دے دی۔ لیکن سچ کہنے سے منہ نہ موڑا اپنے مال کو متاع کو اپنی آنکھوں کے سامنے لٹتے دیکھا لیکن صداقت کو ہاتھ سے نہ دیا۔ ان کے بیوی بچے اور رشتہ دار ان کی آنکھوں کے سامنے ذبح کئے گئے لیکن ان کا قدم نہ ڈگمگایا وہ سب متفق ہو کر اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ یقیناً ایک وراء الورا ہستی موجود ہے اور وہ ہم پر خاص طور پر ظاہر ہوئی اور اس نے ہم سے تعلق پیدا کیا۔ دیکھو قتل جیسے اہم معاملہ میں صرف دو تین قابل اعتبار آدمیوں کی گواہی پر ایک شخص کو پھانسی دے دی جاتی ہے۔ اور صرف چند بھلے مانس آدمیوں کی شہادت پر ایک شخص کو جان سے مار دیا جاتا ہے۔ تو کیوں اس گواہی کو رد کیا جائے جو تمام دنیا کے راستبازوں کی طرف سے ہمارے سامنے پیش کی جاتی ہے۔

دنیا کے ابتدا کی طرف جاؤ۔ ابوالبشر آدم صفی اللہ خدا کے وجود کی گواہی دیتے ہیں پھر پارسیوں کو لو۔ ان کے نبی بھی خدا کے وجود کی شہادت دے رہے ہیں۔ پھر وید رشیوں کو دیکھتے ہیں تو وہ بھی اس بات کے شاہد ہیں کہ ایک وراء الوراء ہستی ہے۔ پھر یہودیوں اور عیسائیوں کے راستباز بھی اسی پر متفق نظر آتے ہیں۔ پھر سب کے بعد خیر الانس والجان نے بھی دنیا کے سامنے یہی شہادت پیش کی۔ اب کیا ہم ان تمام راستبازوں کی گواہی کو رد کر دیں۔ ہرگز نہیں ہمیں سوائے تسلیم کرنے کے اور کوئی چارہ نہیں۔ غرضیکہ تمام دنیا کی مختلف قوموں کے راستبازوں کا متفق ہو کر خدا کے وجود کا اقرار کرنا اس کے واقعہ میں موجود ہونے کا ایک بڑا بھاری ثبوت ہے۔

تیسری دلیل۔ خدا تعالیٰ کی ہستی کی تیسری دلیل دعا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) یعنی جب میرے بندے میری ہستی کی کوئی دلیل تجھ سے پوچھیں تو تو ان سے کہدے کہ خدا تعالیٰ کے وجود کی ایک زبردست دلیل یہ ہے کہ وہ اپنے بندوں کی دعائیں سنتا ہے اور اس کے پیارے بندے جب مشکلات میں گھر جاتے ہیں۔ تمام دنیا ان کی دشمن ہو جاتی ہے۔ ظاہری سامان اور اسباب ان کے مخالف ہوتے ہیں اور مصیبتوں سے مخلصی کی کوئی راہ نظر نہیں آتی لیکن جب وہ بندہ ایسی حالت میں اپنے مولیٰ سے دعا کرتا ہے اور اس کے حضور گڑ گڑاتا ہے اور اس کے آگے اپنی مصیبتوں کا اظہار کرتا ہے تو معاً حالت بدل جاتی ہے۔ سب دشمن ہلاک ہو جاتے ہیں۔ ان کی سب شرارتیں رک جاتی ہیں۔ تمام مصیبتوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اب بتاؤ کہ اگر کوئی قادر مقتدر ہستی نہیں اور کسی وراء الوریٰ ذات کا وجود موجود نہیں تو ان مصیبتوں میں گھرے ہوئے بندوں کی مصیبتوں کو کس نے دور کیا۔ اگر کہو کہ اسباب نے تو یہ تو غلط ہے کیونکہ ظاہری اسباب تو ان کے مخالف ہوتے ہیں دیکھو حضرت نوحؑ اکیلے ہیں۔ ساری قوم مخالف ہے۔ وہ تکلیفیں دیتی ہے اور کوئی مددگار نہیں۔ نہ آپ کے پاس حکومت ہے جس کے ذریعہ دشمنوں کو رد کیں۔ ہر طرف سے مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں لیکن ایک دفعہ ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہیں (۔) اے میرے رب میری مدد کر۔ اب بتاؤ کیا یہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ کیا ان کی قوم تباہ نہیں ہوئی۔ کیا حضرت نوحؑ اور ان کے ساتھی مصیبتوں سے رہا نہیں ہوئے؟ ہوئے اور ضرور ہوئے۔ پھر بتاؤ کہ اگر کوئی قادر مقتدر ہستی نہیں تو حضرت نوحؑ کی کس نے مدد کی۔ پھر حضرت ابراہیمؑ کی دعا کو دیکھو وہ عرض کرتے ہیں (۔) یعنی اے میرے خدا ملک عرب کے رہنے والوں میں ایک نبی مبعوث فرما جو تیری آیتیں ان کے سامنے پڑھے اور کتاب اور حکمت انہیں سکھائے لیکن ملک عرب کی حالت دیکھو۔ سب گنوار جاہل۔ اجڈ۔ بات بات پر لڑ مرنے والے نہایت کندہ ناتراش ہیں۔ ایک شخص بھی اس قابل نہیں کہ وہ ابراہیمی دعا کا مصداق بن سکے۔ مگر ابراہیمؑ کی دعا سنی گئی اور دو ہزار برس بعد انہیں میں سے ایک لائق پیدا ہوا اور سب عالموں سے بڑھ گیا اور ابراہیمؑ کی دعا قبول ہو گئی۔ اور یہ خارق عادت طور پر دعا کا قبول ہونا ہی دلالت کرتا ہے کہ ایک با اقتدار دعاؤں کے سننے اور قبول کرنے والی ہستی موجود ہے۔

پھر حضرت مسیح ناصری کی دعا کو دیکھو وہ ساری رات دعا کرتے ہیں کہ الٰہی یہ موت کا پیالہ مجھ سے ٹال دے اور ادھر یہودی مخالف ہیں۔ عدالت قتل کا فتویٰ دیتی ہے۔ کوئی سامان موجود نہیں۔ مگر صادق راستباز کی دعا ضائع نہیں گئی۔ خدا تعالیٰ نے مسیح کو بچا لیا۔

پھر رسول کریمؐ کے حالات پر غور کرو۔ مدنی زندگی اور صحابہؓ کی قلت دشمن کی کثرت پر نظر ڈالو۔ دشمن بڑے فخر اور تکبر کے ساتھ ایک بڑی جماعت اور سامان لے کر چڑھائی کرتا ہے۔ ادھر آپ کے پاس نہ جمعیت نہ سامان۔ بدر کے مقام پر دونوں گروہوں

باقی ص۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انٹرویو ـــــ یوسف سہیل شوق

ٹاؤن کمیٹی ربوہ کے چیئرمین جناب نواز شاہ اور وائس چیئرمین جناب مسعود جاوید سے گفتگو

جناب سیّد نواز شاہ صاحب ٹاؤن کمیٹی ربوہ کے چیئرمین ہیں۔ آپ ایک تعلیم یافتہ باصلاحیت نوجوان ہیں۔ آپ نے ابتدائی تعلیم کا آغاز کچی بازار ربوہ میں واقع پرائمری سکول سے کیا۔ بی اے اسلامیہ کالج لاہور سے اور ایل ایل بی اسلامیہ لاء کالج لاہور سے کیا۔ اس کے بعد قانون کی پریکٹس شروع کی۔ پھر سیاست میں حصّہ لینا شروع کیا۔ جب سے ربوہ میں جداگانہ بنیادوں پر بلدیاتی انتخابات کا سلسلہ شروع ہوا ہے آپ بلدیہ کی سیاست میں حصہ لے رہے ہیں۔ ہر بار کونسلر منتخب ہوتے ہیں اور اکثر اوقات بلا مقابلہ منتخب ہوتے رہے ہیں۔ ایک ٹرم پہلے بھی ربوہ کی کمیٹی کے چیئرمین تھے۔ اب حال ہی میں ہونے والے بلدیاتی انتخابات میں ٹاؤن کمیٹی ربوہ کے چیئرمین منتخب ہوئے ہیں۔ مکرم سیّد نواز شاہ صاحب علاقے کے بارسوخ ذی مرتبت خاندان کے فرد ہیں۔ آپ کے والد مرحوم سردار مہر شاہ صاحب آپ کے دیگر بزرگان سردار غلام محمد صاحب، سردار زادہ محمد علی شاہ صاحب، سردار زادہ سیّد طاہر احمد شاہ صاحب علاقے کی سیاست میں زبردست حصّہ لیتے رہے ہیں۔ جناب سیّد نواز شاہ صاحب نے بتایا کہ آئندہ ان کا ارادہ ہے کہ وہ بلدیاتی انتخابات سے اوپر اُٹھ کر عام انتخابات میں بھی حصّہ لیں۔

جناب نواز شاہ صاحب نے ہمارے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ جب سے مَیں نے ٹاؤن کمیٹی ربوہ کے چیئرمین کا چارج سنبھالا ہے۔ مَیں نے ربوہ کی بہتری کیلئے بھرپور کام شروع کر دیا ہے۔ ہم اس عزم کو لے کر آئے ہیں کہ پچھلی کمیٹی کے کام میں جو خامیاں رہ گئی ہیں اس کو ختم کر کے عوام کی مشکلات کو دُور کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ربوہ کے لوگوں نے کافی تبدیلیاں محسوس بھی کر لی ہونگی۔ پہلی بات تو یہ ہوئی ہے کہ ہم نے یکم تاریخ کو لازمی طور پر اپنے عملے کو تنخواہیں دینے کا بندوبست کر دیا ہے۔ اس سے قبل کمیٹی کی مالی حالت یہ تھی کہ مہینہ چڑھ جاتا تھا مگر ۱۵-۱۵ اور بیس بیس دن تنخواہیں نہ ملتی تھیں۔

ہم نے سوال کیا کہ ربوہ میں سڑکوں کی حالت سخت ناگفتہ بہ ہے خصوصاً شہر کی مصروف ترین سڑکیں ریلوے روڈ اور کالج روڈ ٹوٹی پھوٹی ہوئی ہیں۔ جناب نواز شاہ صاحب نے بتایا کہ سڑکوں کی مرمت کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ ریلوے روڈ اور کالج روڈ دونوں کی مرمت کا ٹھیکہ ہو گیا ہے۔ موسم ذرا بہتر ہو جائے تو یہ کام جلد مکمل ہو جائے گا۔ خیال ہے۔ کہ اس میں دو ماہ لگیں گے۔

جناب چیئرمین نے بتایا کہ شہر میں صفائی کا کام بھی بہتر کر دیا گیا ہے۔

"جناب شاہ صاحب نئی سڑکوں کی تعمیر کا بھی کوئی منصوبہ آپ کے ذہن میں ہے"۔ اس سوال کے جواب میں شاہ صاحب نے کہا۔ کہ اس ضمن میں نئے منصوبے صدر عمومی صاحب اور ناظر امور عامہ کے مشورے سے طے کئے جائیں گے۔ ربوہ میں ہم جو بھی ترقیاتی کام کریں گے وہ ربوہ کے لوگوں سے پوچھ کر اور ان کی بہتری کو مدنظر رکھ کر کئے جائیں گے۔ جناب نواز شاہ صاحب نے کہا کہ ہم صدر عمومی مولوی حکیم خورشید صاحب اور ناظر امور عامہ کے تعاون اور کوششوں سے اس عہدے تک پہنچے ہیں۔ ہم ان کے شکر گذار ہیں اور آپ دیکھیں گے کہ ہم آپ لوگوں کی توقعات سے بھی بڑھ کر کام کریں گے۔

"جناب شاہ صاحب! آپ جانتے ہیں کہ دارالنصر پر موجود ریلوے پھاٹک چالو کرنے کا مسئلہ ایک عرصے سے تعطل کا شکار چلا آ رہا ہے۔ آپ اس پھاٹک کو زیر استعمال لانے کے لئے کوئی کوشش کر رہے ہیں۔"؟

شاہ صاحب نے جواب دیا کہ اس پھاٹک کو استعمال کرنے کے لئے پھاٹک کے چوکیدار اور مرمت وغیرہ کا خرچ ملا کر اندازاً ۳ لاکھ روپیہ سالانہ ریلوے والے مانگتے ہیں۔ ہم نے ریلوے کے وزیر کو کہا ہے کہ ہماری کمیٹی اس قابل نہیں کہ اتنا خرچہ ادا کر سکے اس لئے ہمارے ساتھ رعایت کی جائے۔ اس ضمن میں محکمہ ریلوے سے بات چیت جاری ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ اس پھاٹک کو جلد یا بدیر چالو کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

جناب نواز شاہ صاحب نے بتایا کہ مَیں نے جس روز چارج سنبھالا مجھے پتہ چلا کہ پانی کے لئے ۳۵ لاکھ روپے کی ایک حکومتی امداد سابقہ کمیٹی واپس کر رہی تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ حکومتی امداد کے ساتھ ساتھ ایک رقم حصہ عوام کے طور پر کمیٹی کو بھی ادا کرنی ہوتی ہے۔ سابقہ کمیٹی نے کہا کہ ہم حصہ عوام کی رقم فراہم نہیں کر سکتے لہٰذا امداد واپس لے لی جائے۔ جناب شاہ صاحب نے کہا کہ مَیں نے چارج سنبھالتے ہی حکم جاری کیا کہ ہم یہ امداد واپس نہیں جانے دیں گے اور اس میں حصّہ عوام ادا کریں گے۔ چاہے جہاں سے بھی ہو ادا کریں گے۔ آپ نے کہا کہ ہم اہلِ ربوہ کی ہر مشکل کو آسان بنانے کی کوشش کریں گے۔

ہم نے چیئرمین صاحب ٹاؤن کمیٹی سے سوال کیا کہ آپ جانتے ہیں کہ ربوہ میں گندے پانی کے نکاس کا نظام یعنی سیوریج سسٹم موجود نہیں ہے۔ کیا آپ یہ نظام قائم کرنے کے لئے کوشش کریں گے؟

جناب چیئرمین نے کہا کہ ہم نے اس بارے میں محکمہ پبلک ہیلتھ کو لکھ کر بھیجا ہے اس کی کاپی ہم نے ناظر امور عامہ کو بھجوائی ہے ان کے نمائندے کو ساتھ لے کر ہم جلد متعلقہ حکام سے رابطہ کریں گے انہوں نے بتایا کہ چناب کے پُل پر ہیوی ٹریفک گذارنے پر جو پابندی لگی ہے اس کی وجہ سے بلدیہ ربوہ کی آمدنی بے حد کم ہو گئی ہے۔ یہاں سے جو ٹرک پُل کی طرف جاتے تھے ان سے ہم ٹیکس وصول کرتے تھے اور یہ ہماری آمدنی کا بہت اہم حصّہ تھا۔ اس وجہ سے بعض منصوبوں پر عمل درآمد میں ہمیں مشکلات پیش آ رہی ہیں۔

جناب نواز شاہ صاحب نے کہا کہ ہم ربوہ کے عوام کی ہر ممکن خدمت کے لئے حاضر ہیں۔ رات دس بجے بھی اگر کوئی شہری میرا دروازہ کھٹکھٹائے گا تو مَیں اس کی خدمت کے لئے حاضر ہوں گا۔

"ربوہ کے شہریوں سے آپ کو کوئی شکایت تو نہیں؟" اس کے جواب میں جناب چیئرمین نے کہا کہ مجموعی طور پر سارے شہری تعاون کرتے ہیں اور آئندہ بھی امید ہے کہ کرتے رہیں گے۔ ہماری آمدنی کم ہے جبکہ مسائل زیادہ ہیں۔ تاہم ربوہ کے عوام کے تعاون سے ہمیں امید ہے کہ ہم تمام مسائل کو حل کر لیں گے۔ ربوہ کے شہریوں کو بھی تبدیلی کے آثار نظر آ رہے ہونگے۔

بلدیہ کے وائس چیئرمین جناب مسعود جاوید بھی اس انٹرویو کے دوران چیئرمین صاحب کے ساتھ موجود تھے۔ آپ کنسٹرکشن کا کام کرتے ہیں۔ دکانیں بھی ہیں۔ آپ کی تعلیم میٹرک ہے۔ بلدیاتی انتخابات کے آغاز سے ہی کونسلر منتخب ہو رہے ہیں۔ اس سال دارالصدر کے حلقہ سے بلا مقابلہ منتخب ہوئے ہیں۔ انہوں نے ربوہ کے شہریوں کے نام اپنے پیغام میں کہا کہ یہاں کے شہری بہت اچھا تعاون کرتے ہیں۔ جس امید کے ساتھ ربوہ کے شہریوں نے ہمیں منتخب کیا ہے اللہ نے چاہا تو ہم اس پر پورا اتریں گے۔ ہم اپنے مخلص دوستوں اور ساتھیوں کی توقعات پوری کریں گے۔

آخر میں چیئرمین صاحب اور وائس چیئرمین صاحب نے مشترکہ طور پر کہا۔ کہ الیکشن کے دوران صدر عمومی نے ہم سے جو تعاون کیا ہے اس پر ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ امید ہے کہ آئندہ بھی ان کا تعاون ہمیں حاصل رہے گا۔ اور ہم اہلِ ربوہ کی بہتر خدمت کر سکیں گے۔ ہم ربوہ کے لوگوں کے مسائل کو اپنے مسائل سمجھ کر ان کو حل کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔

بقیہ: صـ۳ سے آگے

کا مقابلہ ہوتا ہے۔ مسلمانوں کی فتح کی کوئی سبیل نہیں لیکن رسول کریمؐ ایک بیت الدعا بنا کر اس میں بڑے عجز و انکسار سے خدا کے حضور دعا کرتے ہیں اور ایسی تڑپ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ خونخوار دشمن تباہ ہو جاتا ہے اور وہ بے سر و سامان جماعت فاتح ہو جاتی ہے۔ کیا یہ دعا کا نتیجہ نہیں؟ اگر ہے تو ذرا خیال کرو کہ اگر کوئی علیٰ کل شیءٍ قدیر ہستی نہیں ہے تو یہ تبدیلیاں کس کے دستِ تصرف سے ظہور پذیر ہوئیں۔

اعلان دارالقضاء

(مرزا الطاف الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ بابت ترکہ کنیز فاطمہ صاحبہ)

مکرم مرزا الطاف الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ آف ننکانہ حال مقیم ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان والدہ محترمہ کنیز فاطمہ صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا نور محمد صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ ان کا ایک مکان ۱۶/۱۵ محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ میں واقع ہے۔ یہ مکان خاکسار کے نام منتقل کیا جائے۔ ورثاء کو جن کے نام مندرجہ ذیل ہے درخواست سے اتفاق ہے۔

۱:- مکرم الطاف الرحمٰن صاحب (بیٹا)
۲:- محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
۳:- " مسعودہ بشیر صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

پتہ درکار ہے:- محمد یوسف صاحب ولد غلام رسول صاحب چوہان نے ۱۹۷۸ء میں اسلام آباد سے وصیت کی تھی۔ وصیت نمبر ۲۳۴۳۰ ہے ان کا دفتر وصیت سے عرصہ دراز سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔

○ مکرمہ نسیم بیگم صاحبہ عرفانی بنت شیخ محمود احمد صاحب عرفانی سکنہ کراچی کے موجودہ ایڈریس کے بارہ میں ان کے کسی عزیز کو علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو نظارت بہشتی مقبرہ کو موجودہ ایڈریس سے مطلع کریں یا وہ خود رابطہ فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات ، واقعات ، شخصیات

نون ۔ سین

کویت کے بیرونی اثاثے

کویت انوسٹمنٹ اتھارٹی کے سربراہ نے کہا ہے کہ ان کی حکومت بیرون ملک اثاثے خریدنا چاہتی ہے تاکہ ان اثاثوں کی جگہ لے سکیں جو عراق کے قبضے کے دوران انہیں فروخت کرنے پڑے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم نے جو کچھ گنوایا ہے وہ ہم دوبارہ حاصل کرلیں گے جو کچھ ہمارے ہاتھ میں نہیں رہ سکا وہ دراصل ہماری اس وقت کی ضروریات پوری کرنے کے لئے خرچ کیا گیا تھا۔ حکومت نے اپنے زائد فنڈ اس کام کے لئے دے دیئے ہیں۔ تاکہ بیرونی ممالک میں اثاثے خریدے جاسکیں۔ دراصل یہ بیرونی ممالک میں ہمارے اثاثے ہی تھے جنہوں نے سات ماہ تک عراقی قبضے کے دوران ہماری مشکلات حل کیں۔ جو کچھ ہمارے پاس بیرون ملک تھا۔ اس کا اکثر حصہ ہمیں خرچ کرنا پڑا۔ کویت نے خلیج کی جنگ کے سلسلے میں ۲۷ ارب امریکی ڈالر ادا کئے تھے۔ اور یہی ہمیں اس بات سے اطمینان ملتا ہے کہ ہماری اس رقم نے عراق کی فتح کو شکست سے تبدیل کردیا۔

تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ کویت نے ۷۰ ارب ڈالر کا نصف مستقبل کی نسلوں کے فنڈ (یہ ایک خاص فنڈ قائم کیا گیا ہے) میں جمع کروائے تھے تاکہ امریکہ کی رہنمائی میں لڑنے والی فوجوں کی مدد کی جاسکے۔ اور عراق کو کویت سے نکالا جاسکے۔ اس فنڈ میں کویت نے ۹۱-۹۲ کے لئے ۳۰۰ ملین امریکن ڈالر جمع کروانے کا فیصلہ کیا ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ شائد اس سے بھی زیادہ رقم جمع کروائی جاسکے گی۔ یہ سب کچھ ان کے بجٹ اور اصل آمد پر منحصر ہے

بی سی سی آئی

بی۔سی۔سی۔آئی کے متعلق اس فیصلے کا اعلان کر دیا گیا ہے کہ اس کی تینوں پاکستانی برانچوں کو حبیب بنک کے سپرد کر دیا جائے گا۔ حبیب بنک ایک ذیلی ادارہ بنا کر اس بنک کو چلائے گا۔ اور ایک سال تک اس کے افسر اور ملازمین کو بحال رکھا جائے گا۔ اگر ایک سال کے بعد یہ محسوس کیا گیا کہ یہ نیا ادارہ کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے۔ تو اسے مستقل کر دیا جائے گا۔ ورنہ اس کے لئے کچھ اور تجاویز پیش کی جائیں گی۔ یہ فیصلہ بی۔سی۔سی۔آئی حبیب بنک اور سٹیٹ بنک کی آپس میں گفت وشنید کے بعد طے پایا ہے۔ اب زیادہ امکان اس بات کا ہے کہ حبیب بنک کے ماتحت نیا قائم ہونے والا ادارہ ان تینوں برانچوں کو بہتر طریق پر چلا سکے گا اور اس طرح ایک اور روپے میں بی۔سی۔سی۔آئی کا تسلسل جاری رہے گا۔ یہ بات تو پہلے بتائی ہی جاچکی ہے کہ بی۔سی۔سی۔آئی کے کھاتہ داروں کو (پاکستان میں) ایک لاکھ روپے تک یا اپنے پورے کھاتے کے ۳۰ فیصدی تک جو بھی ان دونوں میں سے زیادہ ہو نکلوانے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ اگر یہ تینوں برانچیں حبیب بنک کے ساتھ شامل ہوگئیں اور کامیابی کے ساتھ چلیں۔ تو حکومت کا یہ وعدہ پورا ہو جائے گا کہ کھاتہ داروں کو ان کی پوری رقوم مل سکیں گی۔ یہ بڑی خوشی آئند خبر ہے۔ نہ صرف کھاتہ داروں کے لئے بلکہ بنک کے بے شمار ملازمین کے لئے بھی۔

ترکی ۔ وسطی ایشیا

تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ ترکی جسے یورپین کمیونٹی میں پذیرائی حاصل نہیں ہوئی اور جس کے قریبی ہمسائے اس سے دشمنی کا سلوک کرتے ہیں۔ اب اس بات پر فخر کرتا ہوا نظر آتا ہے کہ وسطی ایشیاء کی وہ ریاستیں جو سوویت یونین کے ٹوٹ پھوٹ جانے پر آزاد ہوئی ہیں اسکی طرف برادرانہ نظروں سے دیکھتی ہیں اور وہ اپنے مستقبل کے لئے ترکی کو ایک نمونہ سمجھتی ہیں۔ گذشتہ چند مہینوں میں پانچ ایسی ریاستوں کے صدر جو یا تو اسلامی ہیں یا ویسے ترکی سے مشابہت رکھتی ہیں۔ ترکی گئے ہیں۔ ان میں سے ایک صدر نے تو یہ بھی کہا کہ ترکی ان سب کے لئے صبح کا ستارہ ہے یعنی وہ ترکی سے ہر قسم کی رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ ایک بات جو خاص طور پر انہیں اچھی لگی وہ یہ ہے کہ ترکی ایک طرف تو اسلامی ملک ہے اور دوسری طرف اسکی حکومت کسی مذہب پر اپنی بنیاد نہیں رکھتی جسے سیکولر کہتے ہیں۔ یہ ساری حکومتیں سمجھتی ہیں۔ کہ ان کے لئے اس وقت ایسی ہی حکومتوں کی تشکیل زیادہ مناسب رہے گی ثقافت تو اسلامی ہو اور حکومت کی تشکیل غیر مذہبی بنیادوں پر اور اقتصادیات کا تعلق آزاد مارکیٹ سے۔ وہ اس بات کو زیادہ راست روی کا نمونہ سمجھتے ہیں۔ وہ اس حال میں بھی نہیں ہیں کہ جاپان اور کوریا کے طرز حکومت کو اپنائیں اور وہ یہ بھی نہیں چاہتے کہ ایران کی طرح اپنے آپ کو اسلامی ریپبلک بنالیں۔ صدر مطالیبوف اور ترکی کے صدر ترگت اوزال دونوں ایک دوسرے کو بھائی کہہ کر پکارتے ہیں۔ اور اس سے بھی زیادہ جو بات اثر انداز ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ دونوں ایک دوسرے کو ایک ہی جیسی زبان میں بلاتے ہیں۔

ترکی کی وزارت خارجہ کے دفاتر میں جو صاحب مشرقی ڈیسک کے ذمہ دار ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ لوگ ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں جو پرانے زمانے سے تعلق رکھتے ہیں اور جنہیں ہم نے ایک عرصے سے چھوڑ رکھا ہے۔ تاجکستان اور کرغستان میں ترکی سفیروں کو ابھی ترجمان کی ضرورت پڑتی ہے۔ لیکن دس کروڑ کے قریب وسطی ایشیا میں ایسے لوگ موجود ہیں جو ترکی ہی کو ایک مختلف انداز سے بولتے ہیں۔ اور یہ ایسی بڑی تعداد ہے۔ جو ترکی کے اندر رہنے والوں سے بھی زیادہ ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ بھائیوں نے اپنے بھائیوں کو تلاش کر لیا ہے۔ جہاں تک اخبارات کا تعلق ہے وہ بھی ایک ملک سے دوسرے ملک میں جانے لگے ہیں۔ مثلاً ترکی کا اخبار زمان آذر بائی جان میں اور اسی طرح تاجکستان میں بکنے لگا ہے۔ اس میں دو رسم الخط کے ساتھ مضامین چھپتے ہیں۔ اس اخبار کا کہنا ہے کہ ہم اپنے ان نئے بھائیوں کو مذہب قومیت اور اقتصادیات کے متعلق مختلف باتیں بتاتے ہیں اور ان باتوں کی انہیں اسلئے ضرورت ہے کہ وہ ستر سال جو ایک لمبا عرصہ ہے کمیونسٹوں کے ماتحت زندگی گذارتے رہے ہیں۔

مولانا شیخ مبارک احمد ۔ امریکہ

ایک خط ایک وضاحت

محترم مدیر صاحب الفضل ۔ ربوہ

کل شام الفضل کا پیکٹ ملا۔ الفضل کی کشش ایسی ہے کہ اسی وقت ضروری مضامین اور شذرے دیکھنے کو دل چاہتا ہے۔ اس دفعہ بھی یہی صورتحال سامنے آئی۔ بالخصوص مکرم چوہدری محمد علی صاحب پروفیسر کے مضامین نے عجب سرور اور لذت سے ہمکنار کیا۔

ایک اور شذرہ جس کا عنوان کشش رکھتا تھا "قربانی کے نئے زاویے" اسے دیکھنے پڑھنے کو دل چاہا، مکرم مولوی محمد منور صاحب کا یہ تحریر کردہ ہے۔ کوئی شبہ نہیں قربانی کے جس زاویہ کو انہوں نے بیان کیا ہے جماعت کے کئی مخلصین۔ واقفین اور فدایان احمدیت کو اس نئے زاویہ سے بھی قربانی کی توفیق نصیب ہوئی ہے۔ ان میں کئی محترم خواتین کا بھی ذکر ہے۔ جو غریب الوطنی کی حالت میں وفات پاگئیں اور اپنے خاوندوں کے ساتھ دینی خدمات میں ہمہ تن مصروف رہیں۔ اللہ تعالےٰ ان سب کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور ان کے درجات بلند ہوں۔ ان خواتین میں محترم مولوی صاحب موصوف نے خاکسار کی اہلیہ کا بھی ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ "نیروبی میں مدفون ہیں"

موصوف کو خاکسار کی اہلیہ محترمہ کے بارہ میں سہو ہوا ہے۔ وہ نیروبی میں مدفون نہیں۔ بلکہ ربوہ کے بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں، یہ درست ہے کہ زچگی کے وقت بہت پریشانی کا سامنا ہوا۔ بچہ مردہ پیدا ہوا۔ آپریشن پر حالت نازک ہوگئی۔ لیکن خدا تعالےٰ کا فضل ہوا کہ اہلیہ کو صحت وتندرستی ہوئی اور بالآخر خاکسار جب اپنے ۲۷ سالہ دور کو مشرقی افریقہ میں مکمل کر کے واپس ربوہ آیا۔ تو اہل وعیال ساتھ تھے۔ ہم ۶ مئی ۱۹۶۲ء ربوہ پہنچے۔ دو تین سال اہلیہ کی صحت کچھ کمزور کچھ بہتر رہی۔ لیکن ۶۵ء کے شروع سے دن بدن علالت نے بے چینی اور پریشانی کی حالت پیدا کئے رکھی۔ علاج معالجہ کے باوجود بالآخر اپنے مولےٰ حقیقی کی خدمت میں جون ۱۹۶۵ء میں حاضر ہو گئیں۔ اور اس عاجز کو اپنی رفاقت سے محروم کر دیا۔ رضائے مولےٰ از ہمہ اولےٰ۔ بہت مہمان نواز اور سارا عرصہ قیام مشرقی افریقہ میں خواتین کے ساتھ حسن سلوک سے احمدیت کے حسن کو ان پر نمایاں کرتی رہیں اور خدمت خلق کے فریضہ سے غافل نہ ہوئیں اللہ تعالےٰ کی عنایت اور اس کے فضل نے ان کے اخلاص وخدمت کو نوازا اور انہیں بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضرت سیدنا امام جماعت الثالث نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور ان کے لئے دعائے بخشش کی۔

اس عاجز کو ربوہ کے قیام میں متعدد مرتبہ انکی قبر پر جاکر ان کے لئے دعائے بخشش کی توفیق ملتی رہی۔ اب جب کہ یہ خاکسار اپریل ۷۹ء سے پاکستان سے باہر ہے۔ جب بھی موقع ربوہ جانے کا ملا بہشتی مقبرہ میں جاکر وہاں کے باسیوں کے لئے دعا کرتا رہا اور اپنی اہلیہ کے لئے

باقی صـ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

کتاب: بکھری ریت پہ چاند کی کرنیں

شاعرہ: ڈاکٹر فہمیدہ منیر

ڈاکٹر فہمیدہ منیر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک معروف شاعرہ ہیں۔ ان کا کلام سلسلہ کے اکثر رسائل و جرائد میں شائع ہو کر داد حاصل کرتا رہتا ہے۔ حال ہی میں انہوں نے دو مجموعہ ہائے کلام شائع کئے ہیں۔ اس وقت ہمارے سامنے "بکھری ریت پہ چاند کی کرنیں" ہے۔ سفید کاغذ پہ نہایت اچھی کتابت کے ساتھ مجلد اور جلد پہ نہایت دیدہ زیب ایک اور کور۔ کتاب دیکھ کر ہی دل چاہتا ہے کہ اسے پڑھا جائے اور پڑھتے ہوئے یوں محسوس ہوتا ہے کہ اسے ہاتھ سے اس وقت رکھا جائے گا جب ساری کی ساری ختم کر لی جائے گی۔ آخر یہ نظمیں ہیں جن کا پڑھنا آسان بھی ہے اور لذت بھی دیتا ہے اور صفحات بھی صرف ۱۳۵ ہیں۔ کتاب کے آغاز میں حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ایک مکتوب گرامی ہے، حضور فرماتے ہیں۔

"آنسوؤں کی لڑی میں پروئے ہوئے آپ کے دو خلوص کے پھولوں کے ہار ہے۔ اس سے بہتر تحفہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے ہاں تو بعض دفعہ ایک آنسو کی اتنی قیمت پڑ جاتی ہے کہ انسان کی ساری زندگی اور اس کے ماحصل سے بڑھ کر وہ آنسو قدر کے لائق ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو بہت بہتر جزا عطا فرمائے"

"نظمیں پڑھتے ہوئے حیرت اور تعجب سے میں یہ سوچتا رہا کہ علم و ادب کا یہ جوہر آپ نے آج تک کیسے چھپائے رکھا۔ میرے تو وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ تھی کہ آپ جیسا کہ اللہ نے چاہا، اتنا اعلےٰ پائے کا ادبی ذوق رکھتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ اس میں اضافے پہ اضافہ کرتا چلا جائے"

"اللہ تعالےٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ صحت و عافیت والی خوشیوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے۔ اور پہلے سے بھی بڑھ کر خلوص اور پیار سے بنی نوع انسان کی خدمت کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آپ کی ساری اولاد کو نیک بخت اور نیک انجام کرے۔ اور اعلےٰ ترقیات سے نوازتا رہے"

اس مکتوب گرامی کے بعد محترم پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب کا دیباچہ ہے جس کا عنوان "آبگینہ تندیٔ صہبا سے پگھلا جائے ہے" رکھا گیا ہے۔ پرویز پروازی خود ہمارے سلسلے کا ایک بہت بڑا ادبی نام ہے۔ آپ اس مجموعہ کلام کے متعلق لکھتے ہیں۔

ڈاکٹر فہمیدہ منیر کے کلام کی پوری تاریخ میرے سامنے ہے۔ ان کی طالب علمی کے زمانہ کا کچھ کلام۔ پھر تکمیل تعلیم کے بعد کا ابتدائی کلام۔ مختلف رسائل کے ذریعے مجھ تک پہنچتا رہا۔ غائبانہ طور پر میں نے اس کلام کو پڑھ کر ہمیشہ یہی محسوس کیا کہ "دریں گرد سوارے باشد"۔ ۱۹۷۴ء کے بعد تو اس کلام میں ایک خاص پختگی اور جذبے کی شدت کا احساس ہونے لگا۔ اور آجکل کی تخلیقات دیکھ کر تو غالب کے لفظوں میں یہ کہنا پڑ رہا ہے ؎

ہاتھ دھو دل سے یہی گرمی گر اندیشہ میں ہے
آبگینہ تندیٔ صہبا سے پگھلا جائے ہے

فہمیدہ منیر کی نظر۔ خاتون اور پھر خاتون ڈاکٹر ہونے کے ناطے زندگی کے ایسے گوشوں تک بھی جا پہنچتی ہے جہاں تک عام قاری کی رسائی ممکن نہیں ہوتی کیونکہ ان کے تجربات متنوع اور بوقلموں ہوتے ہیں۔ زندگی کے تلخ اور ترش حقائق ان کے سامنے بے حجاب ہو کر آتے ہیں۔ فہمیدہ ان حقائق سے صرفِ نظر نہیں کر سکتیں جہاں وہ ان کا مداوا کرنے کی سعی کرتی ہیں وہاں وہ احتیاطی تدابیر بھی بتاتی ہیں۔ اور دوا بھی تجویز کرتی ہیں۔ میں نے ان شعروں میں یہی کیفیت جاری و ساری دیکھی ہے۔

جذبوں کا جنوں سمجھے اشکوں کی زباں سمجھے
ہے کون یہاں ایسا جو دردِ نہاں سمجھے
آنے کو ہے گلشن میں تابندہ بہار اب کے
کچھ دیر کا ہے لوگو، یہ دورِ خزاں سمجھے

پہلے اور چوتھے مصرعے کے تیور اس بات کی تائید کرتے ہوئے نظر آئیں گے۔ اسی طرح ان کی ایک غزل کے تین شعر اس بات کی تصدیق کرتے نظر آئیں گے۔

شفاف آئینہ سی تھی دھندلا کے رکھ دیا
تصویرِ کائنات کو فسق و فجور نے

یہ تشخیص ہے۔

کتنے بلند مرتبہ ٹھہرے ہیں عجز سے
کتنے سروں کو نیچا کیا ہے غرور نے

یہ مشورہ ہے

شاید یہ زندگی کی ہے آخری نماز
دو چند کر دیا مزہ کیف و سرور نے

اور یہ علاج ہے۔

پکڑے ہیں ہاتھ رحمت رب غفور نے
شکوے کئے ہیں جب بھی دل ناصبور نے

فہمیدہ کے لہجے میں وہ کشش ضرور موجود ہے جو پڑھنے والوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور معانی کی حدت سے بہرہ ور کرتی ہے۔ ہم اساتذۂ ادب تنقید پڑھاتے ہوئے ہمیشہ طلباء کو کلام کا تجزیہ کرتے اور کیفیتوں کو گرفت میں لینے کا طریق بتلاتے آئے ہیں اوپر کے تین شعر کیفیت کو گرفت میں لینے کی عمدہ مثال کے طور پر پیش کئے جا سکتے ہیں اس سے نہ صرف یہ کہ فہمیدہ کے شعور کی پختگی کا احساس ہوتا ہے بلکہ اظہار پر ان کی قدرت کا پرتو بھی نظر آتا ہے۔

اشعار محض کلام موزوں نہیں ہوتا موزونیت سے ماوراء بھی ایک کیفیت اس کے اندر موجود ہوتی ہے۔ مجھے مسرت ہے کہ فہمیدہ اس کیفیت کو بیان کرنے پر قدرت رکھتی ہے۔

ان کے کلام کی ایک اور نمایاں بات جس نے خصوصیت سے میری توجہ اپنی طرف کھینچی۔ جذبہ کی شدت ہے۔ وہ ٹوٹ کر پیار کرتی ہیں اور بے خوف ہو کر اس کا اعتراف و اظہار کرتی ہیں۔

خامشی کا، ضبط کا یارا نہیں
برملا اظہار کی باتیں کریں

فہمیدہ ہی کے لفظوں میں ؎

ہر سر کو میسّر یہ سعادت نہیں ہوتی

یہ بے خوفی ان سے کہلوا رہی ہے۔

دیوانے ہو گئے ہیں کیا سوچتے ہیں قاتل
پیار دل کے نام لکھ کر کیسے کوئی مٹا دے

یہ تو فہمیدہ کا عمومی آہنگ تھا۔ اس سے ہٹ کر مختلف موضوعات پر انکی نظمیں موجود ہیں۔ اور ہر نظم اپنی جگہ پر موضوعات کا تنوع، لہجے کی اصابت، گرفت کی پختگی، اظہار کی بے خوفی اور الفاظ کی رنگارنگی سے عبارت ہے۔ کہیں کہیں ہندی کے الفاظ بھی مل جاتے ہیں لیکن وہ ان کا اپنا انداز ہے میں یہ تو نہیں کہتا کہ ان کے ہاں فنی پختگی نے معراجِ فن کو چھو لیا ہے لیکن یہ تو برملا اور فہمیدہ ہی کے لہجے میں بے خوفی سے کہا جا سکتا ہے کہ فہمیدہ ؎

زمین پر سر بسجدہ ہیں پر پرواز رکھتی ہیں

میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ کلام دلوں میں حرارت اور سینوں میں جذبہ پیدا کرنے کا موجب ہو گا۔ فہمیدہ کے کلام میں حمد و نعت اور دیگر دینی موضوعات پر جو نظمیں ہیں وہ اپنے عقیدہ کی پختگی اور عقیدت کی فراوانی کے باعث ایک اور ہی کیفیت رکھتی ہیں۔ نعت اور حمد کی اصناف دونوں ہی ایک سپردگی کی متقاضی ہیں۔ جب تک کہنے والا خدا اور رسول ﷺ کی محبت میں سرشار نہ ہو وہ حمد کہہ سکتا ہے نہ نعت۔ فہمیدہ کے ہاں یہ خوبی نظر آتی ہے کہ حمد و نعت کے باب میں ان کا لہجہ بہت توانا۔ اور جذبہ بہت شدید نظر آتا ہے۔

(ن۔ س)

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

چھوٹی باتوں پر بعض احمدی جھگڑتے ہیں اور اتنی ذہنی کوفت اٹھانی پڑتی ہے مجھے اور دوسرے ذمہ دار آدمیوں کو کہ آپ اس کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ ہمیں کوفت پہنچا کر بھی گنہگار بنتے ہیں اور ویسے بھی اللہ تعالیٰ کے احکام کو نظر انداز کرتے ہوئے آپ گناہ کیوں سہیڑتے ہیں ؟؟؟ اگر ان باتوں کا خیال رکھیں تو آپ کا کوئی نقصان نہیں لیکن آپ کا فائدہ بڑا ہے آپ کا ثواب بڑا ہے۔ تو ہر قسم کی لڑائی جھگڑے سے بچنا نہایت ضروری ہے۔ ان دنوں میں غیر تربیت یافتہ آدمی بھی آتے ہیں۔ نیز ہزاروں کی تعداد میں ایسے احباب آتے ہیں جن کا جماعت سے ابھی تعلق قائم نہیں ہوا۔ اپنی عدم تربیت کے ساتھ وہ یہاں آتے ہیں۔ آپ نے خود ثواب کمانا ہے اور ان لوگوں کے لئے ایک نیک نمونہ پیش کرنا ہے تاکہ وہ سمجھیں کہ واقعہ میں دنیا میں ایک مقام ہے جسے ہم جنت کہہ سکتے ہیں جہاں کوئی لڑائی جھگڑا نہیں ہے۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے۔ ہر شخص دوسرے کا خیال رکھنے والا دوسرے کی خاطر تکلیف برداشت کرنے والا اور ہر قسم کے جدال سے بچنے والا ہے اور چوتھی ذمہ داری جو ان دنوں جماعت پر عائد ہوتی ہے وہ فسق سے بچنے کی ہے۔ صرف کبیرہ گناہ کو ہی فسق نہیں کہتے بلکہ کبیرہ اور صغیرہ چھوٹے اور بڑے ہر دو گناہ کے لئے یہ لفظ بولا جاتا ہے تو چھوٹے سے چھوٹے گناہ سے بھی بچنا اس اجتماع پر ضروری ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ انعام حاصل کر سکیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵؍ جنوری ۱۹۶۸ء)

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

بھی اور اکثر اس سعادت نے جو میری اہلیہ مبارکہ کو حاصل ہوئی۔ بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کی مجھے سکون بخشا۔ لیکن غریب الوطنی میں جن بزرگوں۔ خدام دین اور انکی خواتین و بیگمات کی اور دوسری عزیز بہنوں کی وفات ہوئی اور باہر کے ملکوں میں ہی تدفین ہوئی اور اپنے عزیز و اقارب سے ظاہراً دوری میں ہوئی ان کا بھی ایک خاص مقام ہے اور خاص ثواب ان کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور مقدر رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفین نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفین نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہوکر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

جو دوست "وقفِ نو" میں شامل اپنے بچوں کی تصاویر الفضل میں شائع کرانا چاہتے ہیں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ پاسپورٹ سائز بلیک اینڈ وائٹ اور صاف تصاویر بھجوائیں۔
(ادارہ)

صبا عروج بنت محمد اسلم پرویز بٹ
احمد نگر ضلع جھنگ

نفیسہ شبیر بنت بشیر احمد
طاہر آباد ربوہ

طاہرہ یاسمین بنت چوہدری محمد حامد
حویلیاں کینٹ

صبیحۃ النصیر بنت بشارت احمد ریحان
لاہور

طوبیٰ نایاب بنت شیخ سلیم احمد
ربوہ

عطاء الوہاب مجید ابن عبد المجید طارق
ربوہ

خشنود احمد طاہر ابن مبشر احمد
ربوہ

عطیۃ القادر بنت عبد المجیب شاہد
ربوہ

قراۃ العین بنت سید شبیر محمد شاہ
ربوہ

عائشہ احمد بنت مستری مشتاق احمد
ربوہ

عبد الوکیل ابن عبد الوحید ناصر
ربوہ

سلمان بشارت ابن بشارت احمد خان
ربوہ

فاتح احمد ابن عبد الکریم
کنری ۔ سندھ

مدثر احمد ابن داؤد احمد
۵۸/۳ ٹکڑا ضلع ٹوبہ

شہباز احمد ابن شوکت علی
سرشمیر روڈ ضلع فیصل آباد

عبد الحیٔ ابن ڈاکٹر صدیق احمد
ربوہ

نصیر الرحمن ابن غازی محمد نجیب الرحمن
آف سندربان کھلنا بنگلہ دیش

احسن رضا ابن نذیر احمد
قلعہ کالر والہ ضلع سیالکوٹ

ودود احمد گوندل ابن داؤد احمد قمر
چک نمبر ۹۹ شمالی سرگودھا

خالد محمود ابن طالب حسین
ربوہ

سلمان احمد ابن داؤد احمد
کنری سندھ

مقصود احمد بٹ ابن عبد القدیر بٹ
ربوہ

محمد ابرار اکبر ابن صفدر محمود
بھیرہ ضلع سرگودھا

نوید احمد قمر ابن عبد المجید
کنری سندھ

ریان احمد ابن مبشر احمد وسیم
حیدر آباد سندھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ آئندہ مالی سال کے دوران سترہ ارب روپے تک نئے ٹیکس لگائے جائیں گے۔ جب کہ اس کے ساتھ ہی سرکاری ملازمین کو مطمئن کرنے کے لئے انہیں تقریباً پونے ۸ ارب روپے کی مراعات دی جائیں گی۔

○ مسافروں کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے ریلوے نے گاڑیوں پر مشین گنیں نصب کرنے کا فیصلہ کیا ہے ریلوے نے دس بڑی مشین گنوں کا آرڈر دے دیا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ بلوچستان تاج محمد جمالی نے صوبہ میں مسلم لیگی رہنماؤں کی جانب سے عدم تعاون کی بناء پر وزارت اعلیٰ سے مستعفی ہونے کی دھمکی دے دی ہے۔

○ اسلامی جمہوری اتحاد کا سربراہی اجلاس جو دس بارہ روز میں متوقع تھا اب رمضان المبارک کے بعد منعقد ہو گا کیونکہ اس مسئلے پر مسلم لیگ میں اختلاف رائے پیدا ہو گیا ہے۔

○ سندھی قوم پرست رہنما جی ایم سید کو اپنی بیٹی کی تجہیز و تدفین میں شرکت کے لئے ۱۰ یوم کے لئے پیرول پر رہا کر دیا گیا ہے۔

○ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ اسلام آباد کے لیڈر جو پی ڈی اے اسلام کے بھی جنرل سیکرٹری تھے، ان کو مسجد کے اندر گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ تین مسلح افراد نے فائرنگ کی بوچھاڑ کر دی۔

○ حبیب بنک ۱۲ مارچ سے بی سی سی آئی کے کھاتے داروں کو رقوم کی واپسی شروع کر دے گا۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ آئی جے آئی ایک بے جان لاشہ ہے جس کا جنازہ پڑھانے والا کوئی نہیں۔

○ سندھ اسمبلی کے قائد حزب اختلاف سید قائم علی شاہ نے الزام لگایا ہے کہ وفاقی حکومت سندھ کے معاملات میں بے جا مداخلت کی پالیسی پر قائم ہے۔

○ عالمی بنک نے پاکستان میں ترقیاتی منصوبوں پر عمل درآمد کی رفتار کو سست قرار دیتے ہوئے ترقیاتی امداد بند کرنے کی دھمکی دی ہے۔

○ بلوچستان سے سندھ کے مقام کندھ کوٹ کو جانے والی بس حادثہ کا شکار ہو گئی اس سے ۲۳ افراد ہلاک اور ۲۲ زخمی ہو گئے۔ ہلاک ہونے والے بس کی چھت پر سوار تھے۔

○ پیپلز پارٹی کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات نے کہا ہے کہ آئی جے آئی سے تعلق رکھنے والے ۱۵۰ اراکین اسمبلی کوآپریٹو اداروں کے مقروض ہیں۔

○ وفاقی وزیر مملکت برائے خارجہ نے کہا ہے بریگیڈیئر انعام الحق کے معاملے میں حکومت نے امریکہ سے رابطہ قائم کیا ہوا ہے۔ پاکستان کی حکومت ان کا کیس لڑے گی۔

○ غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ سندھ کے نئے وزیر اعلیٰ مظفر شاہ سے تعاون کا وقت گزر گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی پارٹی پیپلز پارٹی میں شامل نہیں ہو گی۔

غیر ملکی خبریں

○ بھارتی ریاست منی پور میں علیحدگی پسندوں نے ۶ بھارتی فوجی ہلاک کر دیئے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ نجیب اللہ افغانستان کی عبوری حکومت میں شامل ہونے پر اصرار نہیں کریں گے۔

○ پاکستان نے برما پر زور دیا ہے کہ وہ مسلمانوں کی بنگلہ دیش میں ہجرت کے معاملے پر بنگلہ دیش سے مذاکرات کرے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں عام انتخابات پارلیمنٹ کے بجٹ سیشن کے بعد کرائے جانے کا امکان ہے۔

○ سابق سوویت یونین کی آزاد ریاست یوکرین کے بعد اب قازقستان نے بھی ایٹمی ہتھیار تباہ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ مغربی ممالک کو خطرہ ہے کہ قازقستان عرب ممالک کو آسانی سے ایٹمی ہتھیار فروخت کر سکتا ہے۔

کیا آپ کے بچے صحت مند ہیں؟

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کسی قسم کی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

۱۔	بے بی ٹانک (دودھ پیتے بچوں کیلئے)	۱۲/-	BABY TONIC
۲۔	بے بی گروتھ کورس (دس سال تک کے بچوں کیلئے)	۳۰/-	BABY GROWTH COURSE
۳۔	کمزوری جسم کورس (نوجوانوں کیلئے)	۱۰۰/-	BODY BUILDING COURSE
۴۔	چھوٹا قد کورس (۵ سال سے ۲۰ سال تک کی عمر کیلئے)	۱۰۰/-	DWARFISHNESS COURSE
۵۔	بول بستری کورس	۳۵/-	BED URINE COURSE
۶۔	مٹی چھوڑ کورس	۲۰/-	MITI CHOUR COURSE
۷۔	سوکھا پن کورس (بچوں کا)	۵۰/-	MARASMAS COURSE
۸۔	آہستہ دانت نکالنا کیور	۲۰/-	SLOW DENTITION CURE
۹۔	بے ترتیب دانت کیور	۲۰/-	IRREGULAR TEETH CURE

●۔ ڈاکٹرز اور سٹاکسٹس کیلئے معقول کمیشن ● تین صد یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی۔
●۔ مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے خرید فرمائیں یا براہ راست بذریعہ ڈاک ہم سے منگوائیں۔
●۔ لاہور:۔ کیوریٹو سٹورز اچھرہ شاپنگ سنٹر اچھرہ ●۔ فیصل آباد:۔ کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار
●۔ راولپنڈی:۔ شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال صدر ●۔ پشاور:۔ ہومیو میڈیکل سنٹر نزد ڈاکخانہ سکندر پورہ پشاور شہر ●۔ کوئٹہ:۔ ہومیو پیتھک ڈاکٹر بشارت احمد دکان ۲۴ خوجک روڈ پشین اڈہ ●۔ ملتان:۔ ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ملک صدر بازار
●۔ کراچی:۔ صدر میڈیکل سٹور بالمقابل امپریس مارکیٹ صدر کراچی ●۔ حیدر آباد:۔ ابن سینا میڈیکل سٹور گاڑی کھاتہ ●۔ سیالکوٹ:۔ ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ۔
●۔ گوجرانوالہ:۔ کیوریٹو میڈیسن سروسز گلی حاجی عبدالعزیز باغبانپورہ۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ ربوہ
فون ۷۷۱، ۶۰۶

ضروری اعلان برائے سہ سالہ انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ پاکستان

از یکم جولائی ۱۹۹۲ء تا ۳۰ جون ۱۹۹۵ء

جملہ جماعتہائے احمدیہ پاکستان کی آگاہی کے لئے بذریعہ اخبار الفضل اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی معیاد ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کو ختم ہو رہی ہے۔ آئندہ تین سالوں یکم جولائی ۱۹۹۲ء تا ۳۰ جون ۱۹۹۵ء کے لئے عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کے انتخابات جلد از جلد کروائے جانے مطلوب ہیں۔ جس کے لئے ۱۵ اپریل ۱۹۹۲ء کی میعاد مقرر کی جاتی ہے۔ اس معیاد کے اندر تمام عہدیداران کے انتخاب ہو کر نظارت علیاء میں پہنچ جائیں۔ تاکہ ضروری کارروائی کے بعد بروقت جماعتوں کو نئے عہدیداران کی منظوریاں بھجوائی جا سکیں۔

جملہ انتخابات عہدیداران قواعد کے مطابق ہونے چاہئیں تاکہ ان کو مکمل کروانے پر سلسلہ کا قیمتی وقت ضائع نہ ہو۔

جملہ امراء مقامی و صدر صاحبان اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ انتخاب عہدیداران کے وقت انتخابی میٹنگ (یا مجلس انتخاب) کا صدر ایسے دوست کو نامزد کیا جائے جس کا نام امیر مقامی یا صدر مقامی کے عہدہ کے لئے پیش نہ ہو سکتا ہو۔ بہتر ہو گا کہ عہدیداران کا انتخاب مربیان سلسلہ و معلمین و انسپکٹران مال آمد یا امیر ضلع یا ان کے کسی نمائندہ کی زیر صدارت کروایا جائے۔

(ناظر اعلیٰ)

پتہ